سبق..22

بہادر شاہ کا ہاتھی

مولا بخش نامی ہاتھی اتنا اونچا تھا کہ اُس کے قد کے برابر ہاتھی نظر سے نہیں گزرا۔ جب اُس پر عماری کسی جاتی تھی تو وہ دہلی کے کسی دروازے سے نکل نہیں سکتا تھا۔ وہ چاروں گھٹنے ٹیک کر شہر سے باہر جاتا تھا اور اِسی طرح اندر داخل ہوتا تھا۔ آخر بہادر شاہ بادشاہ نے لاہوری دروازے کو تڑوا کر مولا بخش کے واسطے اتنا اونچا کروایا کہ وہ عماری کے ساتھ گزر جائے۔

اکبر شاہ ثانی کے زمانے میں ایک سوداگر مولا بخش ہاتھی کو لایا تھا۔ اُس کے فیل بان بخارا کے ایک سید تھے؛ کیونکہ کسی اور شخص کا بادشاہ کی طرف پیٹھ کرنا بے ادبی تھی۔ بہادر شاہ نے فیل بان کو مہابت خاں کا خطاب دیا اور جاگیر بخشی۔

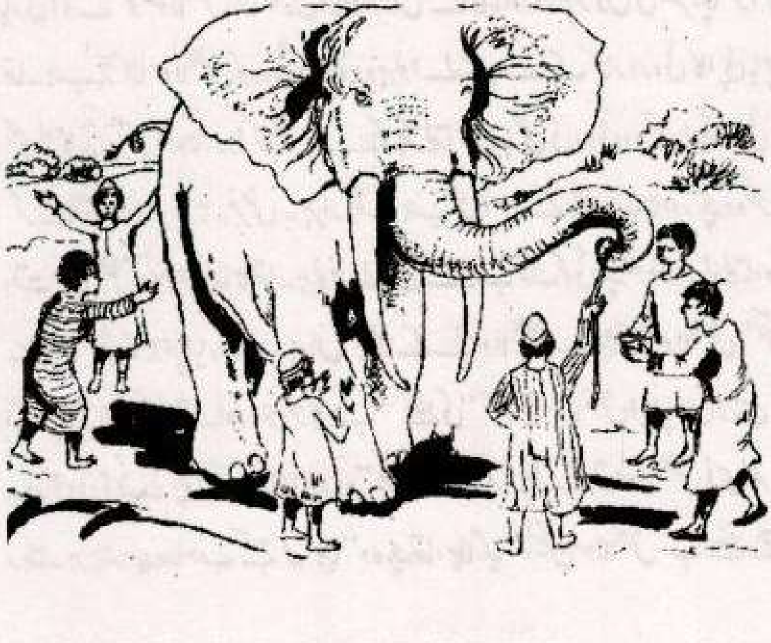

ایک روز مولا بخش مستی میں آکر بے قابو ہوگیا۔ سید صاحب

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

کو غافل پا کر اُس نے اُنھیں سونڈ میں لپیٹ لیا۔ پھر اُس نے اُن کی ایک ٹانگ اپنے پاؤں کے نیچے داب کر اور ایک سونڈ میں پکڑ کر اُنھیں زندہ چیر ڈالا۔ سید صاحب کی بیوہ کا ننھا سا بچہ دو ڈیڑھ برس کا اُس کی گود میں تھا۔ بے چاری خاوند کے غم میں روتی پیٹتی آئی اور اپنے بچے کو مولا بخش کے آگے ڈال کر کہا: ''لے موئے! اس کو بھی مار ڈال۔'' اُس وقت تک مولا بخش کی مستی اُتر چکی تھی۔ اُس نے بچے کو سونڈ سے پکڑ کر اپنی گردن پر بٹھا لیا۔ اُس روز سے یہ بچہ مولا بخش کے ساتھ رہتا۔ بچے کے سامنے مولا بخش سے جو کہو، وہ فوراً کرتا اور جہاں یہ بچہ مولا بخش کی آنکھ سے اوجھل ہوا مولا بخش نے دنگا کرنا شروع کر دیا۔ اُس بچے کا نام رحمت علی تھا۔

جب رحمت علی بڑا ہوا تو اُس کے ہم عمر بچے اُس کے ساتھ کھیلنے کو آتے۔ اگر کسی بچے نے سید صاحب سے کہا: ''یار! گنا نہیں کھلواتے۔'' تو سید صاحب مولا بخش سے کہتے کہ مولا بخش! ہمارے یار کو یاری دو۔'' مولا بخش گنا چھیل کر، جس بچے کو سید صاحب کہہ دیتے، دے دیا کرتا تھا۔ مولا بخش پر سواری کرنے اور گنوں کے لالچ سے لڑکے تمام دن وہیں جمع رہتے کوئی لڑکا کہتا: ''مولا بخش یار چڑھی دلواؤ۔'' تو یہ اپنی سونڈ پر سے یا پاؤں کو ٹیڑھا کر کے، اُس لڑکے کو اوپر چڑھا لیتا تھا۔ جب لڑکے زیادہ ہوتے اور اُن میں سے کوئی کہتا: ''مولا بخش یاری آوے'' تو مولا بخش گنا چھیل کر سونڈ میں لے لیتا اور تمام لڑکوں کی نظر بچا کر اُس لڑکے پر گنا پھینک دیتا تھا۔ جب چڑکنا مولا بخش کو روٹی دیتا تو وہ ہر نوالے میں سے ایک کنارہ روٹی کا اپنی باچھ سے باہر نکال دیتا تھا جو بھی لڑکا پاس کھڑا ہوتا، دوڑ کر اُس ٹکڑے کو پکڑ لیتا تھا۔ ہاتھی کی روٹی دو تین انچ موٹی ہوتی ہے۔ بچہ اُس کو زور کر کے توڑتا اور مروڑتا۔ غرض بہ ہزار دِقت جب ٹکڑا اُس کے ہاتھ آ جاتا اور بچہ وہ ٹکڑا لے کر بھاگ جاتا، اُس وقت مولا بخش وہ نوالا کھاتا تھا۔ ہر نوالے میں سے جب تک کوئی بچہ ٹکڑا نہ لے لیتا، وہ روٹی نہ کھاتا تھا۔ لڑکوں سے مولا بخش کا بڑا پکا یارانہ تھا۔ جہاں کسی لڑکے نے مولا بخش سے کہا کہ 'مولا بخش! 'ٹلّی' آوے، تو مولا بخش اپنا ایک پاؤں اٹھا لیتا تھا۔ اور وہی لڑکا جب'' گھٹنے کی'' کہتا تو مولا بخش اپنا پاؤں زمین پر رکھتا تھا۔ اگر فیل خانے کے کسی آدمی نے بچوں کو دھمکایا اور وہ ''ٹلّی'' مانگ کر چلے گئے تو مولا بخش اُسی طرح اپنا پاؤں اٹھائے کھڑا رہتا۔ ہر چند سید صاحب کہتے کہ ''بیٹا'' وہ بچہ تھا، چلا گیا''، لیکن مولا بخش کب سنتے تھے۔ جب اسی لڑکے کو بلا کر

لاتے اور وہی لڑکا کہتا کہ ''مولا بخش گھٹنے کی'' تب جا کر وہ اپنا پاؤں زمین پر رکھتا۔

مولا بخش جب اپنے گنّے لاتا تھا اور بازار میں کوئی لڑکا کہتا کہ ''مولا بخش ''ٹکی'' آوے'' تو مولا بخش فوراً اپنا ایک پاؤں اٹھا لیتا۔ چڑ کتا ہر چند کہتا تھا ''بیٹا چل'' لیکن کیا مجال جو یہ آگے سرک جائیں۔ جب تک ''گھٹنے کی'' وہی لڑکا نہ کہے، مولا بخش ٹس سے مس نہ ہوتا تھا۔

ایک روز فیل بان نے بادشاہ سے عرض کی: ''حضور! مولا بخش تمام گنّے اور راتب کی روٹیاں بانٹ دیتا ہے۔ پہرے پر حکم دے دیا جائے کہ کوئی لڑکا اُس کے پاس نہ آنے پائے۔'' چنانچہ بادشاہ نے حکم دے دیا۔ صبح کو حسبِ معمول مولا بخش نے لڑکوں کا انتظار کیا۔ جب کوئی لڑکا نہ آیا تو مولا بخش نے گنّے نہ کھائے۔ شام کو راتب نہ کھایا، پانی نہ پیا، دوسرا روز گزرا، فیل بان نے ہر چند کہا: ''بیٹا روٹی کھا لے'' لیکن مولا بخش نے کچھ نہ کھایا۔ جب تیسرا روز ہوا تو فیل بان کو اندیشہ ہوا کہ یہ تو مر جائے گا، اگر نہ کھائے گا۔ مجبوراً بادشاہ کے پاس گیا اور عرض کی ''حضور! مولا بخش نے تین روز سے کچھ نہیں کھایا ہے۔'' یہ سن کر بادشاہ نے فرمایا: ''بھائی! میں بھی فقیر ہوں اور میرا ہاتھی بھی ایسا ہی ہے۔ خدا نے ہم کو اس واسطے دیا ہے کہ بانٹ کر کھائیں۔ پہرے پر حکم دو کہ کسی لڑکے کو نہ روکا جائے۔'' غرض جب لڑکے آئے تو مولا بخش نے راتب اور گنّے بانٹ کر کھانے شروع کر دیئے۔

مولا بخش جب بادشاہ کے روبرو آتا تھا تو دونوں گھٹنے ٹیک کر اور سر جھکا کر سلام کرتا تھا۔ اُس کی مستک اتنی بلند تھی کہ سید صاحب اوپر بیٹھے ہوئے دکھائی نہیں دیتے تھے اور جب بادشاہ سوار ہوتے تھے تو نہایت ادب سے سرنگوں چلتا تھا۔

☆ میر باقر علی دہلوی

مشق

معنی یاد کیجیے:

قد	—	جسم کی لمبائی
عماری	—	اونٹ پر بیٹھنے کا سامان
مع	—	ساتھ
فیل بان	—	ہاتھی چلانے والا، مہابت
خطاب	—	بادشاہ کی طرف سے دیا گیا نام
خاوند	—	شوہر
مستی	—	نشہ، خمار
دنگا	—	فساد
نوالہ	—	لقمہ
دقت	—	پریشانی
یارانہ	—	دوستی
فیل خانہ	—	ہاتھی کے رہنے کی جگہ
مجال		ہمت
ٹس سے مس نہ ہونا	—	اپنی جگہ سے نہیں ہلنا
روبرو	—	آمنے سامنے
سرنگوں	—	سر جھکانا

سوچیے اور بتائیے:

1۔ مولا بخش کون تھا؟

2۔ سید صاحب کون تھے؟

3۔ ہاتھی نے سید صاحب کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

4۔ سید صاحب کے مرنے کے بعد ان کی بیوہ نے کیا کیا؟

5۔ سید صاحب کے بیٹے کے ساتھ مولا بخش نے کیا کیا؟

6۔ بچے مولا بخش کو کیوں گھیرے رہتے تھے؟

خالی جگہوں کو دیئے گئے الفاظ سے بھریئے:

1۔ مولا بخش جب اپنے..........لاتا تھا۔ (گنّے / کیلے)

2۔ ایک روز...............نے بادشاہ سے عرض کیا۔ (سید صاحب/فیل بان)

3۔ صبح کو حسب معمول...........نے لڑکوں کا انتظار کیا۔ (بادشاہ/مولا بخش)

4۔ لڑکوں سے مولا بخش کا بڑا پکا..........تھا۔ (یارانہ/دوستانہ)

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مَستک، مولا بخش، فقیر، صبح، فیل بان، سرنگوں

دیئے گئے واحد الفاظ سے جمع بنائیے:

حکم، بچہ، ٹکڑا، روٹی، یار

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

ان الفاظ کی ضِد لکھیے:

بیٹا،　　بادشاہ،　　بلند،　　باہر،　　شام

غور کیجیے:

میر باقر دہلوی اردو کے مشہور ادیب تھے اور تاریخی کہانیاں لکھتے تھے۔ ''بہادر شاہ کا ہاتھی'' ان کا اسی طرح کا ایک تاریخی مضمون ہے۔ جو مغل بادشاہ بہادر شاہ سے متعلق ہے۔ اس تاریخی کہانی کو مضمون نگار نے آسان زبان میں نہایت دلچسپ انداز میں لکھا ہے جو عام بچوں کیلئے دلچسپ بھی ہے اور معلوماتی بھی۔ اس سے ہاتھی کی فطرت اور اس کے مزاج کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

عملی سرگرمی:

☆ ہاتھی کے عادات واطوار کے بارے میں ایک مضمون لکھیے!

وَندے ماترم

سُجلام سُفلام مَلَیَج شیتلام،

شسیئے۔شیام لام ماترَم

وَندے ماترَم!!

شُوبھر۔جیوتسنا۔پُلکِت۔یامینیم،

پھلّ۔کوسُومِت۔دُرم دَل۔شُوبھینیم

سُوہاسنیم،سومدھُر بھاشینیم،

سُوکھدَام،وَردام،ماترَم!!

وَندے ماترَم!!

FAROZAN
Class-VI

قومی ترانہ

جن گن من ادھینایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا !
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اُتکل بنگ !
وندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اُچھل جل دھی ترنگ !
تو شبھ نامے جاگے،
تو شبھ آشش ماگے،
گاہے تو جے گاتھا !
جن گن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا !
جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،
جیہ جیہ جیہ، جیہ ہے !

सत्र-2015-16

फ़रोज़ाँ भाग-1 वर्ग-6 (उर्दू)

नि:शुल्क वितरण हेतु

मुद्रक :- श्री साई ऑफसेट, संदलपुर, पटना-6